معاشرے پر دینی مدارس کے اثرات

حضرت مولانا سلیم اللہ خان مد ظلہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا و مصلیا

الحمد للہ معاشرے میں دینی مدارس کی خدمات اور زندگی کے مختلف شعبوں پر اس کے ہمہ جہت اثرات بہت واضح طور سے محسوس کیے جاسکتے ہیں، ایک اسلامی معاشرہ جن قدروں اور جن روایات کی بنیاد پر قائم رہتا ہے، دینی مدارس ہی در حقیقت ان قدروں اور روایات کی حفاظت کے امین ہیں، ان کے اثرات کی فہرست پر ایک اجمالی نظر یوں ڈالی جاسکتی ہے:

۱۔ اسلامی معاشرے میں مساجد کا جو کردار ہے، وہ کسی سے مخفی نہیں، ہر محلے کی مسجد عبادت گاہ کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا مرکز بھی ہوتی ہے، شریعت کی رہنمائی، احکام اسلام کی تفصیل اور اپنے شرعی مسائل کا حل معلوم کرنے کے لیے لوگ مسجد ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں، اس لیے مساجد میں ایسے ائمہ کا ہونا ضروری ہے جو پنج وقتہ نمازوں کی امامت کے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو شرعی مسائل اور ضروری دینی تعلیم و رہنمائی کی بھی صلاحیت رکھتے ہوں، دینی مدارس ہی ایسے علماء اور ائمہ پیدا کر کے معاشرے کی اس اسلامی ضرورت کو پورا کر رہے ہیں، گلی گلی، بستی بستی میں آباد مسجدوں میں جا کر معاشرے پر دینی مدارس کے اس اثر کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ معاشرے پر دینی مدارس کا دوسرا بڑا اور واضح اثر دین کی بنیادی اور ضروری تعلیم کو باقی رکھنا اور عام کرنا ہے، آج ایک عام مسلمان دین کی بنیادی اور ضروری تعلیم سے اگر آپ کو آراستہ نظر آئے گا تو یہ دینی مدارس ہی کے صالح آثار اور فیض کا نتیجہ ہے۔ چھوٹے چھوٹے مدارس اور مکاتب کے ذریعے عام مسلمانوں کے بچوں کو دین کی ضروری اور بنیادی تعلیم کا مبارک سلسلہ معاشرے میں جاری رہتا ہے، جس میں نماز، صحیح طریقہ نماز، ناظرہ قرآن کریم، ضروری احکام و مسائل اور کلموں اور ماثور دعاؤں کی تعلیم داخل ہے اور الحمد للہ شہر شہر، گاؤں گاؤں اور کچی پکی تمام مسجدوں میں واقع مکاتب قرآنیہ یہ فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

۳۔ معاشرے پر دینی مدارس کا تیسرا بڑا اور واضح اثر آپ کو ان علماء کی صورت میں نظر آئے گا جو قرآن و حدیث اور اسلامی علوم میں مضبوط صلاحیت اور قابل رشک مہارت رکھتے ہیں، جن کے علم و عمل، تفقہ، دینی بصیرت اور شریعت کی صحیح رہنمائی پر لوگوں کو بھرپور اعتماد ہے، اسلامی علوم کے صحیح محافظ یہ علماء دینی مدارس ہی کی خدمات کا نتیجہ ہیں۔

۴۔ پاکیزگی نفس اور انسانی باطن کی اصلاح کے لیے معاشرے میں جتنی بھی صحیح اور قابل قدر مفید مساعی خانقاہوں اور تربیت گاہوں کی صورت میں معاشرے کے اندر جاری ہیں تقریباً وہ سب ہی دینی مدارس کے فیض کا نتیجہ ہیں، اسلامی اخلاق و صفات سے آراستگی اور رذائل و بری خصلتوں سے انسانی نفس کی پاکیزگی کے لیے کئی بزرگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں اور الحمد للہ ان مساعی کے اثرات معاشرے میں دیکھے جاسکتے ہیں، دنیا کے جھمیلوں میں گھرے ہوئے کئی لوگوں کی زندگیوں میں خوشگوار دینی انقلاب آجاتا ہے، تحقیق کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ فلاں بزرگ یا فلاں خانقاہ سے وابستگی کے بعد زندگی بدل گئی۔ داڑھی رکھ لی گئی، پردہ اور ترک منکرات کا اہتمام ہونے لگا اور احکام شرع کی پابندی شروع کر دی گئی، اس طرح ٹھیٹھ قسم کے دنیادار لوگوں کا رخ بدل جاتا ہے اور دین کی طرف ان کی توجہ مبذول ہوجاتی ہے۔ یہ مصلحین ان ہی دینی مدارس کے بالواسطہ یا بالواسطہ فیض یافتہ ہوتے ہیں۔

۵۔ دعوت و تبلیغ کا جو کام مختلف انداز اور مختلف طریقوں سے ہو رہا ہے، وہ بھی دینی مدارس کے آثار میں سے ہے، صرف "تبلیغی جماعت" کے ذریعے اس وقت اللہ جل شانہ وسیع پیمانے پر اسلام کی دعوت و تبلیغ کا جو کام لے رہے ہیں وہ ہر ایک کے مشاہدے میں ہے، دنیا

کے ہر خطے میں اس کے اثرات پہنچے ہوئے ہیں اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ اور جماعت کو مبارک تحریری سرمایہ فراہم کرنے والے شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ اور مولانا یوسف رحمہ اللہ کسی کالج یا یونی ورسٹی کے گریجویٹ نہیں تھے، بلکہ دینی مدارس ہی کے پروردہ اور فیض یافتہ تھے۔

۶۔ تحریر اور تصنیف کے ذریعے سے دعوت و تبلیغ کا جو مؤثر کام ہو رہا ہے، اس میں بھی دینی مدارس کا ناقابل فراموش کردار ہے، ملک میں واقع بڑے اور اہم مدارس میں سے اکثر سے مختلف زبانوں میں دینی رسائل ہفت روزے، ماہنامے اور مجلات کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے، صرف ہمارے جامعہ فاروقیہ سے بحمد للہ چار: زبانوں اردو، انگریزی، سندھی اور عربی ماہنامہ "الفاروق" نکلتا ہے، اس کے علاوہ دینی مدارس میں تصنیف و تالیف کا شعبہ بھی الحمد للہ فعال کردار ادا کر رہا ہے، قرآن و حدیث اور اسلامی موضوعات پر مختلف زبانوں میں ٹھوس اور تحقیقی کتابیں شائع ہو رہی ہیں، کسی بھی کتب خانے میں جا کر اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے، ایک اندازے کے مطابق گذشتہ نصف صدی میں دینی مدارس سے مختلف زبانوں میں نکلنے والے مجلات اور کتابوں کی تالیف کی تعداد پچاس ہزار سے زائد ہے اور الحمد للہ یہ سلسلہ نہ صرف جاری ہے بلکہ روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

۷۔ گذشتہ دو دہائیوں سے جہادی تحریکوں کی جو مبارک لہر اٹھی ہے، اس نے ایک طویل عرصے سے چھائے ہوئے جمود کی فضا میں حرکت پیدا کی ہے، ان تحریکوں کو بنیادی ایندھن دینی مدارس ہی سے فراہم ہو رہا ہے، چنانچہ جہاد افغانستان میں علماء اور دینی مدارس کا جو کردار رہا، وہ محتاج وضاحت نہیں، افغانستان میں موجودہ طالبان حکومت کا قیام اس حقیقت پر شاہد عدل ہے اور یہ طالبان انہی دینی مدارس کے فیض یافتہ ہیں۔

۸۔ اسلام کے صحیح عقائد اور منہج سلف کی حفاظت اور عام مسلمانوں میں چار سو پھیلائے گئے باطل نظریات اور غلط عقائد سے بچانا بھی دینی مدارس کی اہم خدمات اور احسانات میں سے ہے۔

ہمارا یہ دور جو درحقیقت فتنوں، نئے پرکشش اور باطل نظریات کے ہجوم کا دور ہے، اس میں ان فتنوں کا تعاقب کرنے، عام مسلمانوں کو ان فتنوں سے آگاہ کرنے اور ان کے ایمان کو باطل نظریات کی آلودگی سے بچانے میں دینی مدارس نے جو کردار ادا کیا ہے، وہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ چنانچہ فتنۂ قادیانیت، فتنۂ پرویزیت، فتنۂ جدیدیت، فتنۂ لبرل ازم اور اس طرح کے دوسرے فتنوں کا تعاقب کرنے اور مسلمانوں کو ان سے بچانے میں دینی مدارس نے بڑا روشن کردار ادا کیا اور اسلام کے صحیح عقائد اور سلف صالحین کے مذہب کی حفاظت کا فریضہ بخوبی انجام دیا اور الحمد للہ اس طرح کے تمام فتنے تھوڑا بہت عروج پانے کے بعد مرتے چلے گئے۔

۹۔ اسلامی تہذیب و ثقافت اور اسلامی تشخص کی بقاء کی خاموش جنگ بھی دینی مدارس لڑ رہے ہیں، اس وقت پاکستانی معاشرے میں اگر اسلامی تشخص کی کچھ جھلک دکھائی دیتی ہے تو یہ دینی مدارس ہی کا فیض و اثر ہے، اسلامی تشخص اور اسلامی تہذیب پر فرنگیوں کا حملہ اس وقت ایک بڑا فتنہ ہے اور اس حملے میں شکست کھا کر کئی اسلامی ممالک اپنا اسلامی تشخص کھو بیٹھے ہیں لیکن الحمد للہ برصغیر میں دینی مدارس اس حملے کا خاموش مقابلہ کر رہے ہیں، یہاں پڑھنے والوں اور یہاں سے تعلیمی تعلق رکھنے والوں کی وضع قطع، رہن سہن، بود و باش اور طرز زندگی اسلامی تعلیم کے مزاج کے مطابق ہوتا ہے اور اس میں اسلامی تہذیب و تشخص نمایاں نظر آتا ہے اور اسی کے مطابق ان کی تربیت پر توجہ دی جاتی ہے۔

معاشرے پر دینی مدارس کے یہ چند آثار ایک سرسری نظر میں جمع کیے گئے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے دینی مدارس کا وجود اللہ کی ایک بڑی نعمت اور رحمت ہے، اللہ جل شانہ ہمیں اس کی قدردانی اور اس پر شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دشمنوں کے شر سے ان مدارس کی حفاظت فرمائے (آمین)۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین